اشارات

صفحہ ۰۲ سے ۹۲ تک پھاڑے گئے ہیں

چند آیات اور چند احادیث

وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ - (مائدہ - ۹)

ترجمہ - ہم نے اہل کتاب کے درمیان (ان کی سرکشی اور نافرمانی کے سبب سے) قیامت تک کے لیے عداوت ڈال دی - جب کبھی وہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں، اللہ اس کو بجھا دیتا ہے - وہ زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا -

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ (بقرہ - ۳۳)

ترجمہ - اور اگر اللہ کچھ انسانوں کے فساد کو دوسرے انسانوں کے ذریعہ سے دفع نہ کرتا رہتا تو زمین کا سارا انتظام بگڑ جاتا (یا زمین کی زندگی یکسر خراب ہو کر رہ جاتی) مگر یہ دنیا والوں پر اللہ کا بڑا فضل ہے کہ وہ یوں فساد کی آگ بجھانے کا انتظام کرتا رہتا ہے)

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا (الروم - ۵)

ترجمہ - خشکی اور تری میں فساد پھوٹ پڑا - یہ لوگوں کے اپنے کیے کرتوتوں کا نتیجہ ہے اور اسلیے ہے کہ ان کو خود ان کے بعض اعمال کا مزا چکھائے -

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ

[1] یہ آیت اس موقع پر نازل ہوئی تھی جب مشرقی رومن ایمپائر اور (۱۳۲) سلطنت ایران کے درمیان جنگ کا اعلان ہوا تھا -

اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ (انعام - ۸)

ترجمہ - اے نبی! ان سے کہدو کہ اللہ تعالیٰ اس کی قدرت رکھتا ہے کہ تم پر ایسا عذاب بھیجے جو تمہارے سر کے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے تم کو آدبوچے یا تمہیں جتھوں اور گروہوں میں تقسیم کر کے تم کو ایک دوسرے کی زور آزمائی و دراز دستی کا مزا چکھوا دے۔

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (اعراف - ۱۷)

ترجمہ - میں اپنی آیات سے اُن لوگوں کو پھیر دونگا (یعنی اُن کے دل کی آنکھوں کو اپنی نشانیوں کے لیے اندھا کر دونگا) جو زمین میں بغیر کسی حق کے تکبر کرتے ہیں (یعنی اپنی کبریائی کا جھنڈا بلند کرتے پھرتے ہیں) اور کوئی نشانی دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے۔ ان کا حال یہ ہے کہ جو راستی کا طریقہ نظر آتا ہے اس پر چلنا قبول نہیں کرتے اور جو بدراہی و کجروی کا طریقہ نظر آتا ہے اس پر چل پڑتے ہیں۔ یہ اسلیے کہ انہوں نے ہمارے احکام اور ہماری ہدایات کو جھٹلایا اور ان سے تغافل اختیار کیا۔ اور جو لوگ ہمارے احکام کو جھٹلاتے ہیں اور آخرت کا انکار کرتے ہیں انکی وہ ساری کارگذاریاں جو وہ دنیا کی زندگی میں کرتے ہیں بے نتیجہ ہو کر رہ جاتی ہیں۔ کیا وہ اپنی کرنی کے خلاف کچھ اور پھل پا سکتے ہیں؟

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ

جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ (ہود - ۵)

ترجمہ - یہ تمہارے سامنے عاد کی مثال موجود ہے - انہوں نے اپنے رب کی آیات (احکام وہدایات) کو ماننے سے انکار کیا - اُس کے رسولوں کی تعلیم سے منہ موڑا - اور ہر جبّار دشمنِ حق کی پیروی کی - (نتیجہ کیا ہوا؟) اس دنیا میں بھی لعنت انکے پیچھے پڑی اور قیامت کے روز بھی وہ لعنت ہی میں مبتلا ہونگے - سنو! عاد نے اپنے رب کی نافرمانی کی تھی - پھر سنو! ھود پیغمبر کی قوم، عاد، دور پھینک دی گئی -

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ (الفجر)

ترجمہ - تو نے دیکھا نہیں کہ تیرے ربّ نے کیا کیا عادِ ارم کے ساتھ جو بڑے ستونوں والے تھے اور اپنے زمانے کی قوموں میں کوئی انکی ٹکّر کا نہ تھا، اور ثمود کے ساتھ جنھوں نے وادی القریٰ میں پہاڑ تراش کر عمارتیں بنائیں تھیں، اور فرعون کے ساتھ جو بڑے لاؤ لشکر والا تھا؟ انہوں نے دنیا کے ممالک میں سرکشی کا طوفان برپا کیا اور بہت فساد پھیلایا - آخر تیرے ربّ نے عذاب کا کوڑا اُن پر پھٹکار دیا - خوب جان لے کہ تیرا رب قوموں کے اعمال پر ہر وقت نظر رکھتا ہے -

---

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ

سوآءالسدّاد (الرعد - ۳)

ترجمہ - جو لوگ اللہ کے عہد کو مضبوط کرنے کے بعد پھر توڑ دیتے ہیں اور کاٹتے ہیں اُس کو جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے بُرا ٹھکانا ہے۔

تشریح - "اللہ کے عہد کو مضبوط کرنے کے بعد" یہ قرآن کا مخصوص طرز بیان ہے۔ اس سے مراد ایک تو وہ فطری اور ازلی عہد ہے جو انسان نے خدا سے کیا تھا کہ اسکے سوا کسی کی بندگی نہ کریگا۔ دوسرے اس سے مراد وہ عہد و پیمان اور وعدے بھی ہیں جو ایک انسان دوسرے انسان سے یا ایک قوم دوسری قوم سے کرے۔

"و کاٹتے ہیں اُس کو جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے" اس سے مراد وہ تمام انسانی روابط اور تمدنی تعلقات ہیں جن کو راستبازی اور دیانت کے ساتھ قائم رکھنے کا اللہ تعالیٰ کی تمام شریعتیں ابتدا سے حکم دیتی چلی آئی ہیں۔ مفسد اشخاص اور گروہ انہی روابط اور علائق کو کاٹتے اور خراب کرتے ہیں، اور اسی وجہ سے زمین میں فساد برپا ہوتا ہے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اَلَّذِيْنَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ .... وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ (انفعال - ۷)

ترجمہ - اللہ کے نزدیک زمین پر چلنے والے تمام جانداروں میں بدترین لوگ وہ بے ایمان کفار ہیں جن سے تو نے معاہدہ کیا اور پھر انہوں نے اپنے عہد و پیمان اور اپنے وعدوں کو بار بار توڑا اور ذرا پرہیزگاری اختیار نہ کی .... اور جب کسی قوم کی بار بار کی بدعہدیوں سے تجھے خوف

ہو کہ وہ اب بھی اپنے عہد و پیمان اور اپنے وعدوں میں خائن ثابت ہونگے تو انصاف کو ملحوظ رکھ کر ان کے وعدوں اور پیمانوں کو ان کی طرف پھینک دے ۔ اللہ خائنوں کو پسند نہیں کرتا ۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ (النحل - ۱۳)

ترجمہ ۔ اور تم اس عورت کی طرح نہ بن جاؤ جو کافی قوت صرف کر کے سوت کاتتے اور پھر آپ ہی اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے ۔ تم اپنے عہد و پیمان کو آپس میں دھوکا دینے اور حیلہ سازی کرنے کا آلہ بناتے ہو تاکہ ایک قوم دوسری قوم سے زیادہ پھلے پھولے ۔ اللہ تو تمہیں پرکھتا اور آزماتا ہے (کہ تم کھرے ہو یا کھوٹے) ۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ (بقرہ - ۲)

ترجمہ ۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں ۔ خبردار ! حقیقت میں یہی مفسد ہیں ۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (آل عمران - ۱۹)

ترجمہ ۔ جو لوگ اپنے کرتوتوں پر فرحان و شاداں ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف و توصیف ایسے نیک کاموں کے لیے ہو جو فی الواقع انہوں نے کیے ہی نہیں (یعنی جو بدکار اور ظالم ہونے کے باوجود چاہتے ہیں کہ نیکوکار اور عادل سمجھے جائیں اور اس حیثیت سے انکی تعریف کی جائے) ان کو سزا سے محفوظ نہ سمجھو ۔ ان کے لیے دردناک سزا ہے ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ (النساء - ۷)

ترجمہ ـــ تو نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جو اپنی پاکدامنی کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں؟ حالانکہ پاکدامنی تو اللہ ہی جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ (هود - ۱۰)

ترجمہ - تم سے پہلے جو قومیں گذری ہیں ان میں کیوں نہ ایسے نیک لوگ ہوئے جو زمین میں فساد پھیلانے سے روکتے؟ ایسے لوگ نکلے بھی تو تھوڑے نکلے (جو حالات کے بگاڑ کو درست کرنے کے لیے کافی نہ تھے) اور اُن کو ہم نے نجات دیدی - باقی تمام لوگ اُن دنیاوی لذتوں کے بندے بنے رہے جو ان کو دی گئی تھیں اور وہ ظالم و نافرمان اور مجرم تھے - (اسی لیے وہ قومیں تباہ ہوئیں) اور تیرا رب ایسا ظالم نہیں ہے کہ جن بستیوں کے لوگ نیکوکار ہوں ان کو خواہ مخواہ تباہ و برباد کر دے۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ (یونس - ۲)

ترجمہ - تم سے پہلے کی قوموں کو ہم نے اس وقت تباہ کیا جبکہ انہوں نے ظلم (سرکشی و نافرمانی) اختیار کی - اللہ کے رسول انکے پاس کھلی ہوئی ہدایتیں لے کر آئے مگر انہوں نے رسولوں کی

تعلیمات کو قبول نہ کیا۔ (لہٰذا وہ تباہ کر دیے گئے) اور ہم مجرم قوموں کو یونہی سزا دیا کرتے ہیں۔ پھر ہم نے ان کے بعد تم کو زمین میں ان کا جانشین بنایا تاکہ دیکھیں تم کیسے عمل کرتے ہو۔ (یعنی وہی حرکتیں تم کرو گے تو وہی انجام تمہارا بھی ہوگا)

لَا تُطِيعُوٓا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ الَّذِينَ هُمْ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ (الشعراء - ۸)

ترجمہ - اُن حد سے تجاوز کر جانے والے لوگوں کی اطاعت نہ کرو جو زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔

لَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا (الکہف - ۴)

ترجمہ - اُس کی اطاعت نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنے نفس کی خواہشات کا پیرو ہے اور جس کے کام میں افراط و تفریط ہے۔

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (مائدہ - ۱)

ترجمہ - نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ساتھ دو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں کسی کا ساتھ نہ دو اور اللہ سے ڈرو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ...... وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ (انعام - ۱۹)

ترجمہ ـ اے نبی کہو کہ آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے رب نے تم پر کیا حرام کیا ہے ......
(ان میں سے ایک یہ ہے کہ) کسی ایسی جان کو جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے قتل نہ کرو مگر حق کی خاطر۔

لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ (الفرقان - ۶)

ترجمہ ـ (مومنوں کی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ) وہ کسی جان کو جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے قتل نہیں کرتے مگر حق کی خاطر۔

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا (المائدہ - ۵)

ترجمہ ـ جس نے کسی جان کو قتل کیا، بغیر اسکے کہ یہ قتل کسی دوسری جان کے قصاص میں ہو یا زمین میں فساد پھیلانے کے جرم کی سزا میں ہو، تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا۔

تشریح ـ ان آیات میں قرآن نے انسان کے بنیادی حقوق میں سے ایک حق کا اعلان کیا ہے اور وہ حق یہ ہے کہ ہر انسان کی جان خدا کے نزدیک محترم ہے اور کسی شخص کو اسے ہلاک کرنے کا حق نہیں ہے ۔ اس میں خدا نے مومن اور کافر کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا ۔ آدمی خواہ مومن ہو یا کافر، بہرحال اسکی جان بنیادی حرمت رکھتی ہے ۔

اس اصول میں صرف دو استثناء ہیں ۔ ایک یہ کہ آدمی نے کسی دوسرے آدمی کی جان لی ہو ۔ دوسرے یہ کہ وہ زمین میں فتنہ و فساد برپا کرنے کا مجرم ہو۔ "حق کی خاطر" جان لینے کی اجازت جو دی گئی ہے اس سے مراد یہی دو صورتیں ہیں ۔

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (بقرہ - ۲۴)

ترجمہ ـ فتنہ قتل سے زیادہ بری چیز ہے ۔

قَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَّيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ (بقرہ - ۲۴)

ترجمہ - ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور (دنیا میں) دین (یعنی اطاعت وفرمانبرداری) صرف اللہ کے لیے ہو جائے۔

تشریح - فتنہ اور فساد کا لفظ قرآن جس معنی میں استعمال کرتا ہے اسکی توضیح اس آیت میں کر دی گئی ہے۔ ایک حالت یہ ہے کہ انسان صرف اللہ کا (یعنی اس کے قانون کا) مطیع و فرمانبردار ہو اور اسکے بالمقابل دوسری حالت یہ ہے کہ وہ خدا کے قانون کا مطیع و فرمانبردار نہ ہو۔ اسی دوسری حالت کا نام فتنہ اور فساد فی الارض ہے، اور اسی حالت کو پہلی حالت سے بدلنے کے لیے لڑنا قرآن کی نگاہ میں "حق کی خاطر" لڑنا ہے۔ ایک فساد کی جگہ دوسرے فساد کو قائم کرنا، یا ایک فساد کے مقابلہ میں دوسرے فساد کو باقی رکھنا "حق" نہیں ہے اور اس غرض کے لیے انسانی جان جیسی محترم چیز کو ہلاک کرنا مومن کا کام نہیں۔

اَلَّذِينَ اٰمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ (النساء - ۱۰)

ترجمہ - جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں اور جو کافر ہیں وہ لڑتے ہیں طاغوت کی راہ میں۔

تشریح - "اللہ کی راہ" سے مراد وہی مقصد ہے جو اوپر بیان ہوا، یعنی يَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ رہا "طاغوت" تو یہ لفظ طغیان سے ہے جس کے معنی سرکشی، زیادتی اور حد جائز سے گذر جانے کے ہیں۔ اسی معنی کے لحاظ سے شیطان کو طاغوت کہا گیا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ

يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (التوبہ - ۱۴)

ترجمہ - اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو خرید لیا ہے اس معاوضہ میں کہ اُنکے لیے جنت ہے - لہٰذا وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور اس لڑائی میں جان دیتے بھی ہیں اور لیتے بھی ہیں - یہ وعدہ (کہ ایسے مومنوں کو جنت دی جائیگی) اللہ کے ذمہ پکا ہو چکا ہے توراۃ میں بھی اور انجیل میں بھی اور قرآن میں بھی اور اللہ سے بڑھ کر کون ہے جو اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہو - لہٰذا تم خوش ہو جاؤ اپنی اس بیع کے معاملہ پر جو تم نے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے -

تشریح - بیع کا مفہوم ہر شخص جانتا ہے کہ اس سے مراد کسی چیز کے معاوضہ میں اپنی ملکیت کو دوسرے کی طرف منتقل کرنا ہے - جب آپ نے معاوضہ کو قبول کر کے بیع کا معاملہ پختہ کر لیا تو فروخت کردہ چیز کے مالک آپ نہیں رہے - اب اس چیز کو نہ تو آپ کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کرنے کے مجاز ہیں اور نہ خود اس میں حسب منشاء تصرف کرنے یا اس کو ضائع کر دینے کا حق آپ کو پہنچتا ہے اگر خریدار نے بیع کا معاملہ ہو جانے کے بعد بھی وہ چیز آپ ہی کے پاس رہنے دی ہے تو وہ اسکی امانت ہے - مالک وہ ہے اور آپ امین ہیں - لہٰذا اسکی ملکیت میں آپ کو اسی کے منشا کے مطابق تصرف کرنا چاہیے - جہاں وہ اسکی حفاظت کا حکم دے وہاں اسکی حفاظت کرنی چاہیے اور جہاں وہ اسے خرچ کرنے یا قربان کر دینے کا حکم دے وہاں بلا تامل اس کا حکم بجا لانا چاہیے کیونکہ وہ مالک ہے - اگر آپ نے چیز کو فروخت کر دینے کے بعد بھی اسے اپنی ملک سمجھا، اور خود اپنی مرضی کے مطابق اس میں تصرف کیا، یا اسے کسی اور کے ہاتھ بیچ دیا، یا مالک کے منشا کو پورا کرنے سے انکار کیا تو یہ خیانت ہے - اسکے معنی یہ ہیں کہ آپ نے بیع کے معاملہ کو توڑ دیا - اسکے بعد نہ صرف یہ کہ آپ وہ معاوضہ

پلانے کے مستحق نہیں رہتے جس کا تمسک خریدار نے آپ کو لکھ کر دیا ہے، بلکہ اس کے سزاوار ہو جاتے ہیں کہ آپ پر خیانت و بدعہدی کا مقدمہ چلایا جائے۔

یہ آیت مسلمان اور خدا کے تعلق کی اصولی نوعیت اس طرح واضح کر دیتی ہے کہ اس سے زیادہ وضاحت ممکن نہیں۔ اسکی رو سے ایمان ایک معاہدہ ہے خدا اور بندے کے درمیان۔ ایمان لاتے ہی بندہ اپنے آپ کو اور اپنی ہر چیز کو خدا کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے جس کی رقم بعد کو ادا ہونے والی ہے۔ لاالٰہ الا اللہ پڑھنے کے معنی دراصل اس بیع نامہ پر دستخط کرنے کے ہیں۔ اس کے بعد مومن کے لیے لازم ہو جاتا ہے کہ اپنی جان اور مال میں صرف خدا کی مرضی اور اس کے قانون کے مطابق تصرف کرے، اور ہر وقت یہ سمجھے کہ میں ان چیزوں کا مالک نہیں ہوں بلکہ مالک کا امین ہوں۔ جو شخص مرتے دم تک اس بیع کے معاہدہ پر قائم رہا اور اس امانت کی ذمہ داری کو خوب سمجھ کر ادا کرتا رہا وہ اُس معاوضے کے پانے کا حق دار ہے جس کا تمسک خدا نے توراۃ اور انجیل اور قرآن میں لکھ دیا ہے۔ اور جس نے بیع نامہ پر دستخط کرنے کے بعد بھی اپنے آپ کو اپنے نفس و جسم و مال کا مالک سمجھا اور اس میں خدا کی مرضی کے بجائے اپنی مرضی کے مطابق جیسا چاہا تصرف کیا اور اس کو جس کے ہاتھ چاہا فروخت کر دیا تو درحقیقت اس نے خدا سے اپنا معاہدہ توڑ دیا، خواہ وہ زبان سے کتنی ہی مرتبہ "لاالٰہ الا اللہ" پڑھتا رہے، اور اسلام پر کتنی ہی فلسفیانہ تقریریں کیا کرے اور اسلام کے غم میں گھل گھل کر کتنا ہی موٹا ہوتا رہے۔

والذی نفسی بیدہ لایؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعًا لما جئت بہ (الحدیث)

ترجمہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک

کہ اسکی خواہشات اُس قانون اور اس ہدایت کی تابع نہ ہو جائیں جسے میں لے کر آیا ہوں۔

عن معاذ عن النبی صلّی اللہ علیہ وسلم انہ قال لاطاعۃ لمن لم یطع اللہ (مسند احمد)

ترجمہ۔ حضرت معاذ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کا مطیع نہ ہو وہ اِس کا حق دار نہیں کہ اس کی اطاعت کی جائے۔

وفی روایۃ لاطاعۃ فی معصیۃ اللہ (مسند احمد)

ترجمہ۔ ایک دوسری روایت میں حضورؐ کا یہ ارشاد آیا ہے کہ اللہ کی نافرمانی میں کسی کی فرمانبرداری نہ کرنی چاہیے۔

عن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلّی اللہ علیہ وسلم قال السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ مالم یؤمر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولاطاعۃ (بخاری)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد مسلمان کو اپنے امیر کا حکم سننا اور ماننا چاہیے (خواہ وہ حکم اسے پسند ہو یا ناپسند) جب تک کہ اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے۔ اور جب معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ ماننا۔

عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اکبر الکبائر الاشراک باللہ وقتل النفس وعقوق الوالدین وقول الزور او قال وشہادۃ الزور (بخاری)

ترجمہ۔ حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے

گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے، اسکے بعد انسانی جان کو ہلاک کرنا، اسکے بعد والدین کی نافرمانی اور حق تلفی کرنا۔ اسکے بعد راوی کو شبہ ہے کہ جھوٹ کا ذکر فرمایا یا جھوٹی شہادت کا۔

عن عبد اللہ بن مسعود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اول ما یقضی بین الناس یوم القیمۃ فی الدماء (بخاری ومسلم)

ترجمہ - عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے جن مقدمات کا فیصلہ ہوگا وہ خون کے ہونگے۔

عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجئ المقتول متعلقاً بقاتلہ یوم القیمۃ آخذاً رأسہ بیدہ الاخریٰ فیقول یارب سل ھذا فیم قتلنی قال فیقول قتلتہ لتکون العزۃ لک فیقول فانھا لی قال ویجئ آخر متعلقاً بقاتلہ فیقول رب سل ھذا فیم قتلنی قال فیقول قتلتہ لتکون العزۃ لفلان قال فانھا لیست لہ بوء باثمہ (نسائی)

ترجمہ - عبداللہ ابن مسعود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قیامت کے روز ایک مقتول ایک ہاتھ سے اپنے قاتل کا دامن پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے اپنا سر پکڑے ہوئے آئیگا اور کہے گا کہ پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس قصور میں قتل کیا۔ قاتل کہے گا کہ خدایا میں نے اسے اسلیے قتل کیا تھا کہ دنیا میں صرف تیری عزت قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ ہاں عزت کا حق دار میں ہی تھا (تو نے ٹھیک کیا جو اس غرض کے لیے اسے قتل کیا)۔ ایک دوسرا مقتول اسی طرح اپنے قاتل کو پکڑے ہوئے آئیگا اور کہے گا کہ پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس قصور میں قتل کیا۔ قاتل کہے گا کہ میں نے اسے اسلیے قتل کیا کہ دنیا میں فلاں شخص یا قوم کی عزت قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ عزت اس کا حق نہ تھی لہذا تو اس کے گناہ کی سزا بھگت۔

وفی روایۃ عند النسائی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یجئ المقتول بقاتلہ یوم القیمۃ فیقول سل ھذا فیم قتلنی فیقول قتلتہ علی ملک فلان

ترجمہ۔ نسائی کی ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ مقتول اپنے قاتل کو پکڑے ہوئے آئیگا اور کہے گا کہ خدایا اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس قصور میں قتل کیا۔ قاتل جواب دیگا کہ میں نے اسے فلاں کی بادشاہی یا فلاں کی سلطنت کی حمایت میں قتل کیا (پھر وہ فیصلہ سنایا جائیگا جو اوپر بیان ہوا)

عن ابی امامۃ الباھلی قال، جاء رجل فقال یا رسول اللہ ارأیت رجلا غزا یلتمس الاجر والذکر مالہ قال لا شئ لہ فاعادھا ثلاثا کل ذلک یقول لا شئ لہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یقبل من العمل الا ما کان لہ خالصا وابتغی بہ وجھہ (ابوداؤد ونسائی)

ترجمہ۔ حضرت ابوامامہ باہلی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک شخص اُجرت کی خاطر لڑتا ہے یا اسلیے لڑتا ہے کہ اس کو عزت اور شہرت حاصل ہو۔ اس کو خدا کے ہاں کیا ملے گا۔ حضور نے فرمایا اسے کچھ نہ ملے گا۔ اس سائل نے بار بار تین مرتبہ یہی سوال کیا اور حضور نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا۔ پھر آپ نے اسے سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کسی عمل کو قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ خالص اسکی رضا اور خوشنودی کے لیے نہ ہو۔

تشریح۔ یہ حدیث اسلام کے اصولِ قانون میں سے ہے۔ اس میں دراصل یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام ایک اصول اور مسلک کا نام ہے اور وہ اگر کبھی لڑتا ہے تو اپنے اصول و مسلک ہی کے

لیے لڑتا ہے ۔ اسلام کے نقطۂ نظر سے جنگ و جہاد میں شریک ہونا صرف اس شخص کا کام ہے جو پوری دیانت کے ساتھ اُس اصول کی حمایت اور مسلک کے قیام کی نیت رکھتا ہو جس کے لیے اسلام اٹھا ہے۔ رہا وہ شخص جس کے سامنے اصول و مسلک کا کوئی سوال نہ ہو، بلکہ جو محض اجرت پر لڑے یا اپنی کسی ذاتی منفعت کی خاطر لڑے، تو اسلام میں اسکی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ مسلمان کا کام کرایہ کا سپاہی (Mer-cenary) بننا نہیں ہے کہ اسے روپیہ دے کر جو شخص جس کے خلاف چاہے لڑوا لے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل تحت رائیۃ عمیّۃ یدعوا الیٰ عصبیۃ او یغضب لعصبیۃ فقتلہ جاھلیۃ (ابن ماجہ)

ترجمہ — حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اندھا دھند کسی جھنڈے کے نیچے جنگ کی یا جو کسی عصبیت کی طرف بلائے یا کسی عصبیت کی خاطر برسرِ پیکار ہو وہ اگر مارا جاتا ہے تو جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

تشریح — "اندھا دھند کسی جھنڈے کے نیچے لڑنے" سے مراد یہ ہے کہ آدمی یہ دیکھے بغیر لڑے کہ یہ جھنڈا کس مقصد کے لیے بلند ہوا ہے۔ چونکہ مسلمان خود ایک مقصد کا علمبردار ہے، اسلیے مسلمان کا کام یہ ہرگز نہیں ہے کہ آنکھیں بند کر کے ہر جھنڈے کے نیچے لڑنے پر آمادہ ہو جائے، بلکہ اسے آنکھیں کھول کر دیکھنا چاہیے کہ یہ جھنڈا کس کا ہے اور کیسا ہے۔

عصبیت سے مراد یہ ہے کہ ایک قوم کی لڑائی دوسری قوم سے محض قومی اغراض کی خاطر ہو نہ کہ کسی اصولِ حق کی خاطر۔

عن فسیلۃ قالت سمعت ابی یقول سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ امن العصبیۃ ان یحب الرجل قومہ قال لا

ولکن من العصبیۃ ان یعین الرجل قومہ علی الظلم　　　(ابن ماجہ)

ترجمہ - فسیلہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے سنا کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا عصبیت میں یہ بھی داخل ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟ آپ نے جواب دیا کہ نہیں، بلکہ عصبیت یہ ہے کہ آدمی ظلم میں اپنی قوم کا ساتھ دے -

---

عن ابی موسی الاشعری قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یقاتل لیذکر و یقاتل لیغنم و یقاتل لیری مکانہ فمن فی سبیل اللہ قال من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ

(نسائی)

ترجمہ - ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ ایک بدوی عرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا ایک شخص لڑتا ہے اسلیے کہ اسکی ناموری ہو- اور ایک شخص اسلیے لڑتا ہے کہ مال حاصل کرے- اور ایک شخص اسلیے جنگ کرتا ہے کہ اس کا مرتبہ نمایاں ہو- ان میں سے کس کی جنگ راہ خدا میں ہے؟ آپ نے فرمایا خدا کی راہ میں صرف اس شخص کی جنگ ہے جو اسلیے لڑے کہ اللہ ہی کا بول بالا ہو-

عن عبد الرحمن بن ابی عقبہ وکان مولًا لاھل فارس قال شھدت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فضربت رجلا من المشرکین فقلت خذھا منی وانا الغلام الفارسی فبلغت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا قلت خذھا منی وانا الغلام الانصاری

(ابن ماجہ)

ترجمہ - عبد الرحمن بن ابی عقبہ جو اہل ایران کے آزاد کردہ غلام تھے بیان کرتے ہیں کہ میں

جنگ احد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا تھا۔ مشرکین میں سے ایک شخص پر وار کرتے ہوئے میری زبان سے یہ فقرہ نکل گیا کہ "یہ میری طرف سے لے اور میں فارسی نوجوان ہوں"۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی اطلاع پہنچی تو آپ نے فرمایا "تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ یہ میری طرف سے لے اور میں انصاری نوجوان ہوں؟"

ہمارا کتب خانہ

الجہاد فی الاسلام : ضخامت ۵۰۰ صفحات قیمت بے جلد چار روپے للعہ مجلد پانچ روپے صہ

تنقیحات : ضخامت ۲۴۰ صفحات " " ۱۲ر مجلد ایک روپیہ ۲ر

رسالہ دینیات : " ۱۳۶ " " " " ۱۰ر مجلد چودہ آنے

سیاسی کشمکش حصہ اول : " ۱۰۴ صفحات قیمت چار آنے

" دوم : " ۲۴۰ " " آٹھ آنے

مسئلہ قومیت : ضخامت ۶۴ صفحات " چار آنے

سیاسی کشمکش ہر دو حصہ : مع مسئلہ قومیت : قیمت مجلد ۸عہ

سید البشر مصنفہ مولوی ابو سعید عبد الرحمٰن فریدکوٹی قیمت بے جلد ۶ر محصول ڈاک ۱۰ر

سراپائے رسول : قیمت بے جلد ۴ر

ہمارے نبی کے صحابہ : قیمت بے جلد ۸ر

دفتر ترجمان القرآن - پونچھ روڈ - مبارک پارک لاہور